(TQ Lesson 212 Surah Luqman 1-11 tafsir2

پچھلی آیت میں آپ نے لہوالحدیث پڑھا ہے تو لہوالحدیث کا الٹ کیا ہے؟ احسن الحدیث کیونکہ حدیث بات کو کہتے ہیں اور **لہوالحدیث** بری باتیں، فضول باتیں اور داستانے، افسانے، ناول، گانا، بجانا، خرافات، ہنسی مذاق ہے، اور قرآن مجید احسن الحدیث ہے۔ اور لہوالحدیث کو چھوڑنا ہے اور اپنانا کس کو ہے؟ احسن الحدیث کو تو قرآن مجید میں دل لگانا ہے اس کو یاد کرنا ہے، حفظ کرنا ہے، معانی سمجھنے ہیں اور اس پر تدبر کرنا ہے، تفکر کرنا ہے، توکل سے کام لینا ہے اور اس کو اپنی زندگی کا اوڑھنااور بچھونا بنانا ہے کیونکہ قرآن مجید ضابطہ حیات ہے یہ علوم کا سرچشمہ ہے، یہ ہدایت کا منبع ہے یہ خیر کا سرچشمہ ہے بہترین کلام ہے تو ہمیں اپنی زندگی کا اور اپنے زندگی کے گزرے ہوئے ماہ و سال کا ضرور جائزہ لینا چاہئے کہ کتنا وقت ہم نے لہوالحدیث میں گزارا ہے اور کتنا وقت ہم احسن الحدیث کو دیتے ہیں اور کتنا دیا ہے اور کتنا دینا ضروری ہے اور وقت میرے اور آپ کے پاس بہت تھوڑا ہے پھر اگلی آیت میں اللہ رب العزت کہتے ہیں

آیت نمبر 7۔ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ءَايَٰتُنَا وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِىٓ أُذُنَيْهِ وَقْرًا ۖ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

ترجمہ۔ اسے جب ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو وہ بڑے گھمنڈ کے ساتھ اس طرح رخ پھیر لیتا ہے گویا کہ اس نے انہیں سنا ہی نہیں، گویا کہ اس کے کان بہرے ہیں اچھا، مژدہ سُنا دو اسے ایک درد ناک عذاب کا

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ءَايَٰتُنَا کہ اسے جب ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو اللہ کی آیات کیا ہیں یہ احسن الحدیث ہیں، بہترین ہیں ایک طرف لہوالحدیث پہ لوگ دل و دماغ کے ساتھ ڈھیر ہو جاتے ہیں اور اس کو اپنی زندگی کا سرمایہ سمجھتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ موسیقی روح کی غذا ہے کہ دل بھی تو بہلانا ہے۔ کام کرتے ہوئے بچوں نےساتھ موسیقی لگائی ہوئی ہوتی ہے گاڑی چلا رہے ہیں تو موسیقی لگائی ہوئی ہے عورتیں کھانا پکار رہی ہیں تو موسیقی لگی ہوئی ہے تو اب آپ دیکھ لیجئے کہ اس کی بجائے ہم اپنے اوقات کا استعمال کیسے کر سکتے ہیں ساتھ قرآن مجید کو لگا لیں چھ مہینے کے اندر یونیورسٹی کے بچے نے یہاں پر قرآن حفظ کیا ہے کہ وہ ہر وقت قرآن سنتا تھا کس پہ سنتا تھا قرآن؟ آئی پیڈ وغیرہ پہ کیونکہ ہر وقت ریل گاڑی کے اندر ہے یا وہ بس کے اڈے پہ کھڑا ہے یا وہ گاڑی میں سفر کر رہا ہے یا وہ یونیورسٹی میں جب بھی فارغ ہے اور جو بھی اس کے اوقات ہے چھ ماہ میں تقریباً اس نے قرآن حفظ کیا ہے۔ ایک 80 سال کے بوڑھے نے بھی قرآن حفظ کیا ہے تو کیا بات پتہ چلتی ہے؟ کہ جب اس کو وقت دیا جائے گا جب اس کو اہمیت دی جائے گی تو کوئی چیز بھی مشکل نہیں ہے لیکن لہو الحدیث جن کی زندگی میں پایا جاتا ہے تو ان کا حال کیا ہوتا ہے؟ **وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ءَايَٰتُنَا** کہ جب انہیں ہماری آیات سنائی جاتی ہیں **وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا** تو وہ رخ پھیر لیتا ہے اب یہاں پہ اللہ رب العزت بتا رہے ہیں کہ آیات کو سننے کے بعد اس کا رویہ کیا ہوتا ہے؟ **وَلَّىٰ** پیٹھ دے جاتا ہے **تَوَلّی، وَلَّی** رخ پھیرنا، پیٹھ دینا، تو وہ رخ پھیر لیتا ہے **مُسْتَكْبِرًا** جب رخ پھیرتا ہے تو اس کی اس وقت کیفیت کیا ہوتی ہے؟ کونسی صفت میں ہوتا ہے **مُسْتَكْبِرًا** کبر مانگ رہا ہوتا ہے تو بڑے گھمنڈ کے ساتھ وہ اس طرح رخ پھیر لیتا ہے **كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا** گویا کہ اس نے اس کو سنا ہی نہیں بڑے ہی افسوس کا انداز ہے یہاں پہ ایک طرف اللہ کا کلام ہے اور ایک طرف شیطان کا کلام ہے کیونکہ شیطان کی باتیں اور شیطان کو خوش کرنے والی باتیں تو اب جو اللہ کو جھٹلانے والے ہیں اور شیطان کی پوجا کرنے والے ہیں اور ان کا کبر اور غرور

اس حد تک بڑھ گیا ہے اللہ فرماتے ہیں کہ ہماری باتوں کی طرف وہ ذرا بھی توجہ نہیں دیتے ادھر قرآن کی آیات ان کو سنائیں گئیں اور انہوں نے قرآن کی آیتوں کو سنا اور ساتھ ہی انہوں نے اپنا رخ پھیر لیا گویا کہ یہ لہو لہب کی باتوں میں مگن رہنا چاہتا ہے اب آپ دیکھ لیں کہ قرآن میں کتنا دل لگتا ہے اور ٹی وی میں جو لہویات ہیں یا موسیقی ہے یا ڈرامہ ہے فلمیں ہیں ناول ہیں افسانے ہیں ہنسی مذاق ہو رہا ہے اور اس میں کتنا دل لگتا ہے یہ نہیں ہے کہ مکہ کے لوگوں کا صرف ذکر ہو رہا ہے ہر وہ شخص جس کے سامنے قرآن آتا ہے اور دوسری طرف اس کی زندگی میں لہوالحدیث ہے تو وہ اپنا جائزہ لے سکتا ہے کہ میرا دل کس چیز میں لگتا ہے۔ ایک عورت پچھلے دنوں اپنی بات بتا رہی تھی کہ افشاں نام کا ٹی وی پر کوئی ڈرامہ آیا کرتا تھا بہت پرانا ڈرامہ تو کہتی تھیں کہ میرا بیٹا پیدا ہوا پچھلے ہفتے ہی بات کر رہی تھیں کہنے لگی زندگی موت میں سے گزر کر انسان ایک بچے کو جنم دیتا ہے تو میرا بیٹا پیدا ہوا میرے والدین رات بھر تہجد پڑھتے رہے جائے نماز سے نہیں اٹھے لیکن جب میرے پاس لوگ آئے خیریت پوچھنے تو میں نے ان سے سب سے پہلے پوچھا کہ افشاں کی قسط کیسی گزری تو باپ نے مجھے کہا کہ شرم نہیں آتی کہ ہمیں تیری فکر پڑی ہے اور تمہیں افشاں کی فکر پڑی ہے۔ ایک مثال میں آپ کو دے رہی ہوں کہ جس چیز میں دل لگتا ہے تو اس میں کیا ہمارا حال ہوتا ہے ہم سب کو بھی اپنا ضرور جائزہ لینا چاہئے کہ ہمارے اندر بھی کہیں اللہ کی آیات کے بارے میں بے نیازی تو نہیں پائی جاتی کہیں ایسا تو نہیں کہ دل ہی نہیں لگتا کہیں ایسا تو نہیں کہ جب کلاس کی بات آتی ہے تو سو دوسرے کام ہمیں یاد آنے لگتے ہیں اور جب کلاس نہیں ہوتی تب کام یاد نہیں آتے اس دن نیند بھی نہیں آتی اس دن تھکن بھی نہیں ہوتی اس دن کام بھی نہیں ہوتے لیکن جس دن کلاس ہوتی ہے کہتے ہیں اگر آج چھٹی کر لیں اگر اساتذہ چھٹی کر دیں تو میں یہ کام نہ کر لوں۔ تو اصل بات کیا ہے کہ یہاں پر منع کیا جا رہا ہے کہ قرآن مجید جو اللہ کی کتاب ہے اس سے تغافل نہ برتو، اس سے بے رخی نہ برتو ،اس کو وقت دو اس کو اہمیت دو اور یہ بھی بے رخی ہے کہ اس کو سنا ہی نہ جائے، یہ بھی بے رخی ہے کہ اس کو سنا تو جائے پھر اس کو اپنی زندگی میں نافذ نہ کیا جائے ،یہ بھی بے رخی اور کبر ہے کہ سننے کے بعد قرآن کی آیات کا مذاق اڑایا جائے تو اللہ کی آیات سنی ان سنی کرنا ان کا مذاق اڑانا یہاں اس حصے میں تنبیہ کی جا رہی ہے اللہ رب العزت کہتے ہیں **وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ءَايَٰتُنَا** کہ جب اس پر ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں کسی اور کی نہیں ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تلاوت کی جاتی ہیں **وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا** اتنا ہی کافی تھا **وَلَّىٰ** کہ اس نے رخ پھیر لیا آگے کہا **مُسْتَكْبِرًا** بڑے گھمنڈ کے ساتھ **مُسْتَكْبِر** جیسے اس کا نام ہی رکھ دیا گیا ہے بڑے گھمنڈ کے ساتھ اس نے رخ پھیرا اور اس کا اس وقت حال کیا تھا **كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا** جیسے کہ اس نے سنا ہی نہیں **كَأَنَّ فِىٓ أُذُنَيْهِ وَقْرًا** گویا کہ اس کے کان بہرے ہیں **كَأَنَّ** گویا کے **فِىٓ أُذُنَيْهِ** دو کان(**أُذُنَيْنِ) نون** گر چکا ہے گویا کہ اس کے دونوں کان **وَقْرًا** اور آپ پڑھ ہی چکی ہیں کہ یہ بوجھ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور اسی طرح عزت و توقیر بھی ہوتا ہے وَقَار بھی ہوتا ہے۔ کسی کا ایک وزن ہونا تو گویا کہ اس کے کانوں میں ایک بوجھ ہے جیسے **فی صدرہِ وَقْرا, فی اذنَیہِ وَقْرا** تو یہ معنوی بوجھ کے لئے بھی آتا ہے اور ایسے بوجھ کے لئے بھی جو کہ نظر آئے اب یہ نہیں ہے کہ اس کے کان کے اندر کوئی چیز ڈال دی گئی تھی اس لئے اس نے سنا نہیں بلکہ کیا ہے گویاکہ وہ شخص قرآن مجید کو جب سنتا ہے اس کو ایسا بوجھ محسوس ہوتا ہے جو اس کو سننے سے محروم کر دیتا ہے بوجھ ہے نہیں لیکن جیسے بعض وقت کانوں میں میل ہوتی ہے تو بعض لوگ **وَقْر** میل کو بھی کہتے ہیں تو بہرحال سنی ان سنی کرتا ہے گویا کہ وہ بہرا ہے(ہے نہیں) **فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ** اچھا اس کو خوشخبری سنا دو دردناک عذاب کی پیچھے کہا **عذابٌ مهین** رسوا کرنے والا عذاب یہاں پہ کہا **بِعَذَابٍ أَلِيمٍ** دردناک عذاب اور کسی کو عذاب کی خبر دی جائے اور ساتھ یہ کہا جائے کہ اس کی

خوشخبری سنا دی جائے تو اس کی کیا بات پتہ چلتی ہے کہ اس کا مذاق اڑانا ہے حقارت کا ایک انداز ہے کہ اس کو عذاب کی خوشخبری سنا دی جائے حالانکہ عذاب کی خوشخبری تو نہیں ہوتی یہ تو بہت مصیبت اور پریشانی کا وقت ہے اب آپ دیکھئے کہ بعض چیزیں جو انسان کے مطلب کی ہوتی ہیں وہ اس کو نہ بھی سنائی جائیں تو وہ اسے سن رہا ہوتا ہے اور جو اس کے مطلب کی ہیں جیسے قرآن مجید یا اللہ کا کلام، اللہ کی باتیں رسول اللہ ﷺ کی سنت ،سیرت جو میرے اور آپ کے مطلب کی ہیں جس سے میری دنیا بھی بن سکتی ہے اور میری آخرت بھی بن سکتی ہے آپ کی دنیا سنور سکتی ہے اور آخرت بھی سنورسکتی ہے تو پھر اس سے انسان پہلوتہی کیوں کرتا ہے۔ تو گویا کہ یہاں پر اللہ رب العزت جو قرآن سے غفلت برتتے ہیں ان کو تذکیر کر رہے ہیں ان کو اصلاح کی دعوت دے رہے ہیں کہ تمہارا رویہ ایسا نہیں ہونا چاہئے اور یہ جو انسان کے اندر کیفیت پیدا ہوجاتی ہے **كَأَنَّ فِىٓ أُذُنَيْهِ وَقْرًا** ایسی کیفیت کیوں پیدا ہوتی ہے کہ کان اب کچھ سنتے ہی نہیں ہیں دل میں آیات اثر نہیں کرتیں۔ ایک ہی قرآن ہے ایک ہی کلام ہے ایک پر اثر کرتا ہے دوسرے پر اثر ہی نہیں کرتا انسان ایک ہی محفل میں بیٹھا ہوا ہوتا ہے یا مکی دور میں بھی کچھ سنتے تھے کچھ نہیں سنتے تھے تو اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ جو شخص جتنا زیادہ گناہ کرتا ہے اتنا قرآن اس پر اثر نہیں کرتا اور جو شخص اپنی زندگی کو گناہوں سے پاک کرتا چلا جاتا ہے اللہ رب العزت اس کو نیکی کی توفیق دیتے چلے جاتے ہیں۔ نیکی میں اس کا دل لگتا چلا جاتا ہے اور آپ کو پتہ ہی ہے کہ حافظے کا علاج کیا ہے؟ گناہ نہ کرنا۔ لوگ کہتے ہیں کوئی دوا بتا دیں کوئی دعا بتا دیں تو اس کا علاج کیا بتایا جاتا ہے کہ انسان جب اپنے نفس کو گناہوں سے بھر لیتا ہے (اپنے پیمانے کو) تو اب اس کے اندر جگہ ہی نہیں رہتی کہ ہدایت اور اللہ کی آیات اور کلام اس کے اندر آ سکے۔ تو کیا کرنا چاہئے؟ اپنی زندگی کو گناہوں سے پاک کرنا چاہئے اور گناہ کرنے کی سزا کیسے ملتی ہے ایک گناہ دوسرے گناہ کو کھینچتا ہے نیکی کرنے کا اجر کیسے ملتا ہے ایک نیکی دوسری نیکی کو کھینچ کرلاتی ہے۔ ایک نیکی آپ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو نقد انعام دیتے ہیں آپ کو دوسری نیکی کی توفیق ہو جاتی ہے وہ آپ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو تیسری نیکی کی توفیق دے دیتے ہیں تو یہ جو **وَقْرًا** کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے قرآنی آیات کے ساتھ **وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا** انسان کا دل نہیں لگ رہا، پڑھنے کو دل نہیں چاہ رہا بڑی بے غرضی، نفسا نفسی تو اصل وجہ کیا ہے؟ ہم عملی زندگی میں لہوالحدیث کے اندر زیادہ کھو گئے ہیں جیسے ہم کہتے ہیں ہمارے بچے کیوں قرآن نہیں پڑھتے ہم اتنا ان کو کہتے ہیں ہمارے شوہر یا بعض شوہر کہتے ہیں ہماری بیوی نہیں پڑھتی ہم اپنی بیوی کو اس طرف لانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے ضروری ہے کہ آپ دیکھیں کہ ایک دن کے اندر آپ کی زندگی میں، آپ کے گھر والوں کی زندگی میں لہوالحدیث کتنا پایا جاتا ہے اور لہوالحدیث کو سب سے پہلے نکالیں گے تو قرآن اثر کرے گا۔ کہتے ہیں کہ ڈاکٹر غلام مرتضی شہید ہو گئے تھے اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے آمین۔ بہت اچھا انہوں نے بولا اور لکھا بھی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ایک نوجوان بچہ آیا کسی کے عشق میں مبتلا تھا اور کہنے لگا کہ میری بڑی بری کیفیت ہے اور ان چیزوں کی طرف آنا چاہتا ہوں میرا دل ہی نہیں لگتا تو انہوں نے اس کو جو علاج بتایا تو انہوں نے کہا کہ تم اللہ کا ذکر کرنا شروع کرو اس کا دل ہی نہیں چاہتا تھا کہا کہ تم اللہ کا ذکر کرنا شروع کرو اور جو باقی چیزیں ان کو اپنی زندگی سے نکالنا شروع کرو یعنی خالی ذکر بھی کچھ فائدہ نہیں دیتا جب تک کہ پرہیز نہ کیا جائے دونوں چیزوں کو ساتھ ساتھ لے کر چلنا ہے۔ تو آج اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے گھر میں قرآنی آیات کے ساتھ **وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا كَأَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا** کی کیفیت نا ہو تو اس کے لئے کیا کرنا ہوگا انٹرنیٹ پر جو غیر ضروری نوجوان ہیں یا بزرگ ہیں یا شوہر بیوی بیٹھے ہیں بیوی صبح سے لے کے شام تک گھر بیٹھی ہے شوہر کے انتظار کر رہی پھر وہ آ کر انٹرنیٹ پے فلمیں دیکھ

رہے ہیں اسی طرح بچے کام کرنے کے بہانے انٹرنیٹ پر بیٹھے ہیں یا عورتیں سارا دن شوہربچوں کے جانے کے بعد فلمیں دیکھ رہی ہیں یا ناول افسانے وغیرہ پڑھ رہی ہیں یا گپ شپ کر رہی ہیں کوئی بھی ایسی چیز جو فضول اور بےہودہ ہیں۔ ہر ایسی بات جو آدمی کو اپنی طرف مشغول کر کے دوسری چیزوں سے غافل کر دے تو دیکھنا چاہئے کہ صبح سے لے کر شام تک میرے کتنے ایسے کام تھے جو غیر ضروری تھے ایمان مکمل نہیں ہو سکتا جب تک کہ آپ اپنی زندگی سے غیر ضروری کام، باتیں، سوچیں اور چیزیں نکال نہ دیں۔ ایمان کی تکمیل کیسے ہوگی؟ غیر ضروری باتیں، چیزیں ہم نکال دیں آپ نے سورت النور میں ایک حدیث پڑھی تھی مفہوم **حدیث** کا مفہوم اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تمہاری عبادت میں لذت پیدا کر دے تو پھر اپنی نگاہوں کی حفاظت کرو۔ **غضُّ البصر** کرو نگاہوں کو پست کرو تو اللہ دل عبادت میں لگائے گا۔ تو یہ ہے اصل بات کہ ہم سب کو اپنے گھر کے اندر اپنے بچوں کے اندر اپنے دوستوں کے اندر دیکھنا چاہئے قرآن سے دوری کی وجہ کیا ہے؟ لہو الحدیث ہے۔ تو لہو الحدیث کو نکالیں گے تو اس کی جگہ پھر قرآن لے گا اور پھر اس کے بعد اللہ رب العزت جو لوگ قرآن کا مذاق اڑاتے ہیں ان کو جواب دے رہے ہیں اور جو قرآن پر ایمان لاتے ہیں ان کو خوش خبری سنا رہے ہیں

آیت نمبر 8۔ إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَهُمْ جَنَّٰتُ ٱلنَّعِيمِ
ترجمہ۔ البتہ جو لوگ ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں، اُن کے لئے نعمت بھری جنتیں ہیں

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے عمل صالح کیے **لَهُمْ جَنَّٰتُ ٱلنَّعِيمِ** ان کے لئے نعمت بھری جنتیں ہیں پہلے **لہو الحدیث** اختیار کرنے والوں کے لئے اور قرآن کو ٹھکرانے والوں کے لئے کیا ہے؟ **فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ** دردناک، عذاب درد والا، عذاب ایسا عذاب جس کا میں اور آپ تصور بھی نہیں کر سکتے سوچ بھی نہیں سکتے ہر طرح کا دُکھ تکلیف حسرت پریشانی ندامت اور آگ سانپ بچھو ان سب کا مجموعہ اور اس سے بہت بڑھ کر جہنم ہے تو ایک طرف **بِعَذَابٍ أَلِيمٍ** ہے دوسری طرف **جَنَّٰتُ ٱلنَّعِيمِ** ہے نعمتوں بھری جنتیں نعمتوں بھرے باغات اب یہ نہیں کہا اللہ تعالی نے ان کے لئے جنت کی نعمتیں ہیں بلکہ کہا ان کے لئے نعمت بھری جنتیں ہیں دونوں میں فرق ہے نا اگر پہلی بات ہوتی تو مطلب کیا تھا کہ وہ نعمتوں سے لطف اندوز ضرور ہوں گے ان کے لئے جنت کی نعمتیں ہیں گویا کہ جنتیں ان کی اپنی نہیں ہیں۔ یہاں پہ کہا کہ ان کے لئے نعمت بھری جنتیں ہیں اس سے یہ بات پتہ چلتی ہے کہ پوری کی پوری جنتیں ان کے حوالے کر دی گئی ہیں جس طرح ایک مالک ہوتا ،کسی کو مستفید ہونے کا پورا موقع دے دیا جائے کسی کو پورے حقوق ملکیت دے دیئے جائیں یہ ہے مراد ان کے لئے نعمت بھری جنتیں ہیں

آیت نمبر 9۔ خَٰلِدِينَ فِيهَاۖ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقًّاۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ
ترجمہ۔ جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا پختہ وعدہ ہے اور وہ زبردست اور حکیم ہے

خَٰلِدِينَ فِيهَا جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے ایک عورت ایک دفعہ رونے لگی کہ پہلے میرا شوہر مجھ سے بہت محبت کرتا تھا اور میرا خیال رکھتا تھا اب اس کی محبت میری طرف نہیں رہی تو شوہر کی محبت ہو یا جوانی ہو یا دولت ہو کوئی بھی چیز ہو انسان اس میں ایک دوام چاہتا ہے اس میں ایک ثبات چاہتا ہے چہرے پہ جھریاں کیوں پڑ گیں؟ جاب کیوں چھوٹ گئی؟ اب صحت کیوں نہیں ہے؟ بچے کیوں نہیں پوچھتے؟ اب دوستوں کے اندر وہ محبت و پیار نہیں رہا اب دوستوں کا جو گروپ تھا اس میں سے

مجھے انہوں نے نکال دیا ہے۔ ہم ایک دوام چاہتے ہیں **خَٰلِدِينَ فِيهَا** جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے لیکن یہ دوام دنیا میں نہیں ہے دنیا دار القرار نہیں ہے دنیا تو دنیا دارالفناء ہے۔ دارالثبات اور دارالقرار تو آخرت ہے **خَٰلِدِينَ فِيهَا** وہاں ہمیشہ رہیں گے **وَعْدَ ٱللَّهِ حَقًّا ۚ** یہ اللہ کا پختہ وعدہ ہے اس کا مطلب کیا ہے کہ اللہ اپنے اس وعدے کو پورا کرے گا اور کوئی اس کو پورا کرنے سے روک نہیں سکتا اب دیکھیں **خَٰلِدِينَ فِيهَا** یہ بھی تو اللہ کا وعدہ ہے نا ایک طرح خوشخبری ہے کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے پھر کہا **وَعْدَ ٱللَّهِ** اتنا ہی کافی تھا اللہ کا وعدہ ہے **حَقًّا** تاکید در تاکید کے معنی پیدا ہوگئے کیونکہ اہل مکہ جو ایمان لانے والوں کا مذاق اڑاتے تھے وہ یہ کہتے تھے کہ اللہ کی آیات پر یہ ایمان لاکر جو اپنی زندگیوں کو بنا اور سنوار رہے ہیں ان کا تو نقصان ہے تو اللہ تعالی نے **وَعْدَ ٱللَّهِ حَقًّا ۚ** کے اندر ہی تاکید در تاکید کا مضمون پیدا کر کے بتایا **مُسْتَكْبِرِينَ** جو اللہ کی آیات کا مذاق اڑاتے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ غریب اور غلام مسلمان کہاں ان کو بادشاہتیں مل سکتی ہیں کہ دنیا میں اتنی بے بسی اور غربت کی زندگی گزار رہے ہیں تو کہاں ان کو اچھے دن میسر آ سکتے ہیں تو اللہ تعالی اہل ایمان کو اطمینان دلا رہے ہیں کہ آپ اطمینان رکھیں اللہ کا وعدہ سچا ہے یہ یقین جیسا حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو تھا جیسا حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو حضرت یاسر رضی اللہ عنہ کو حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا اور دیگر صحابہ اور صحابیات کو تھا کاش مجھے اور آپ کو بھی ہو اگر اللہ کا یہ وعدہ کہ جنت مل کر رہے گی اجر مل کر رہے گا اور اگر مجھے اور آپ کو یقین ہو جائے تو میری اور آپ کی زندگی کے سوچنے کے زاویہ بدل جائیں پھر مجھے اور آپ کو پریشانی نہ ہو فلاں نے مجھے یہ الزام کیوں دیا فلاں نے یہ بات کیوں کہی فلاں کا میں اتنا کرتی ہوں وہ مجھے مانتا ہی نہیں ہے اور اس نے حسن سلوک کیوں نہیں کیا پھر آپ پہروں بیٹھ کر اس کے جملے پر سوچ کر روئیں گی نہیں آپ چہرہ نہیں بسوریں گی آپ اس سے اپنا رخ پھیر نہیں لیں گی کیوں اللہ تعالیٰ کہتے ہیں محسنین احسان کے درجے کی نیکی کرنے والوں کے لئے ہی تو جنت ہے **وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ** یہاں پہ اللہ تعالیٰ کی دو صفات بتائی گئی ہیں ایک ہے عزیز اور دوسری ہے حکیم عزیز جو ہے اس کے معنی کیا ہوتے ہیں؟ کہ اللہ تعالیٰ غالب ہے اللہ تعالیٰ کوئی بے بس ہستی نہیں ہے کہ وہ **مُسْتَكْبِرِينَ** کو اور وہ لوگ جو قرآن کی آیات کا مذاق اڑاتے ہیں ان کو ان کے گناہوں کی سزا نہ دے اور وہ لوگ جو نیکیاں کر رہے ہیں ان کو ان کی نیکیوں کا بدلہ نہ دے **وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ** وہ غالب ہے اور وہ جو فیصلہ کرے گا اس کے فیصلے کو غالب ہونے سے کوئی ہستی روک نہیں سکتی جودوسری بات یہ کہی کہ اللہ کا فیصلہ حکمت پر مبنی ہے اور لوگ یہ مت سمجھیں کہ دنیا میں اگر ایمان لانے والے پریشان حال ہیں تو گویا کہ یہ کوئی زیادتی ہے نہیں ایسا نہیں ہے بلکہ اصل بات کیا ہے کہ دنیا امتحان گاہ ہے اور آخرت میں اللہ تعالی ہر ایک اس کے نیکی کا بہترین بدلہ دے گا اور گناہوں کی سخت سزا دے گا تو اللہ کے جو بھی فیصلے ہیں وہ حکمت پر مبنی ہیں اور دوسری بات کیا ہے حاکم جو بھی وہ فیصلے کرتا ہے ان کو قائم کر کے رہتا ہے پھر آپ دیکھئے کہ اب یہاں پر اللہ رب العزت جہاں **وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ** کے قیامت کے دن حساب کتاب ہوگا اس کے بعد اللہ رب العزت توجہ دلاتے ہیں اور وہ بتاتے ہیں کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تم مجھے پہچانو اور تم معجزہ مانگتے ہو کائنات ایک معجزہ ہے

آیت نمبر 10۔ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ ۚ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ

ترجمہ۔ اس نے آسمانوں کو پیدا کیا بغیر ستونوں کے جو تم کو نظر آئیں اُس نے زمین میں پہاڑ جما دیئے تاکہ وہ تمہیں لے کر ڈھلک نہ جائے اس نے ہر طرح کے جانور زمین میں پھیلا دیئے اور آسمان سے پانی برسایا اور زمین میں قسم قسم کی عمدہ چیزیں اگا دیں

خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ اللہ نے پیدا کیا آسمانوں کو **بِغَيْرِ عَمَدٍ** بغیر ستونوں کے اب آپ دیکھ لیجئے کہ یہاں پر اللہ رب العزت بتا رہے ہیں کہ آسمانوں کو بلا ستون بنایا ہے **خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ** آسمانوں کو بنایا **بِغَيْرِ عَمَدٍ** بغیر ستون کے **تَرَوْنَهَا** جو تم کو نظر آئیں۔ یہ جو آیت ہے اس سلسلےمیں مفسرین یہ کہتے ہیں کہ اس عبارت کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں ایک تو یہ **تَرَوْنَهَا** جو ہے اس کو **عَمَدٍ** کی صفت قرار دیا جائے اور اس کی ضمیر **عَمَدٍ** کی طرف راجع کی جائے تو معنی کیا ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو پیدا کیا بغیر ستونوں کے جن کو تم دیکھتے ہو یعنی اگر ستون ہوتے تم ان کو دیکھتے جب ستون نظر نہیں آتے تو معلوم ہوا کہ آسمان کی عظیم الشان چھت بغیر ستونوں کے بنائی گئی ہے دوسری اس کے معنی کیا ہے کہ **تَرَوْنَهَا** میں " **ھا**" کی ضمیر سماوات کی طرف راجع ہے تو یہ جملہ مستقل قرار دیا جائے تو معنی کیا ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو بغیر ستون کے پیدا کیا جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو پھر اسکے معنی کیا ہیں گویا کہ تم خود دیکھتے ہو کہ آسمانوں کو بغیر ستون کے پیدا کیا جو تم کو نظر آئیں۔ دوسرا کیا ہے کہ ستون تو ہیں لیکن وہ تمہیں نظر نہیں آتے کوئی چیز ایسے بنا دی جائے کہ باقی لوگوں کو وہ نظر نہ آئے تو مفسرین یہ کہتے ہیں کہ آسمان ایسے ستونوں پر قائم ہے جو تم کو نظر نہیں آتے۔ ایک یہ بھی رائے ہے اور ایک رائے کیا ہے کہ بغیر ستونوں ہی کے پیدا کیا اور آپ دیکھیں کیا ہمیں آسمان کے کوئی ستون نظر آتے ہیں تو آسمان کیا ہے؟ بغیر ستونوں کے ہے ایک معنی یہ ہے اور دوسرا معنی یہ ہے کہ ستون تو ہیں لیکن ایسے ستون پر آسمان کی چھت قائم ہے جو ہمیں نظر نہیں آتے تو گویا کہ اللہ رب العزت نے جتنا بھی اوپر کا نظام ہے اس میں بے حد و حساب عظیم الشان تارے ہیں سیارے ہیں وہ اپنے اپنے مدار پر چل رہے ہیں اس سے ہٹتے نہیں ہیں کوئی تار نظرنہیں آتا کہ ان کو باندھ دیا گیا ہے کوئی لائن ہمیں کھنچی نظرنہیں آتی جیسے گاڑیاں سڑکوں پر جب چلتی ہیں تو لائنیں لگی ہوتی ہیں درمیان میں وہ اپنے اپنے راستے میں چلتی ہیں اور اگر ذرا سا ادھر سے ادھر ہوتی ہیں اور آپ دیکھیں کتنے حادثات ہوتے ہیں لیکن کائنات میں اوپر آسمان پر کوئی تار تو نہیں نظر آتا کہ ایک تار سے باندھ دیا گیا ہو کہ جس سےسیارے ستارے اپنے اپنے مدار پر قائم رہیں گے یا پھر کوئی سلاخیں ہوں جو ان کو ایک دوسرے پر گر نے سے روک رہی ہوں یہ کیا ہے؟ یہ جو کشش ثقل کا نظام ہے جو کشش ہے جو اس نظام کو تھامے ہوئے ہیں یہ کیا چیز ہے تو اللہ رب العزت یہاں پر وہ غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں آپ نے سماء لفظ بھی پڑھا ہے اور فلک لفظ بھی پڑھا ہے سماء کیا ہے بلندی کو کہتے ہے فلک کیا ہے؟ وہ ایک مدار ہے ایک جگہ ہے اس کے لئے یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ فلک کی جمع افلاک ہے سماء کی جمع سماوات ہے۔ جس جس مقام پر اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کا اکٹھا ذکر کرتے ہیں تو پوری کائنات مراد لی جاتی ہے **السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ** پوری دنیا پوری کائنات مراد لی جاتی ہے اور کبھی کبھی فلک کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو فلک کیا ہے؟ فلک سے مراد سیاروں کے مدار ہیں جن میں وہ گھوم رہے ہوتے ہیں اور سماء سے مراد کیا ہے بلندی۔ تو آسمان کا وجود بھی اللہ تعالیٰ نے قائم رکھا ہے اور مدار میں اپنی اپنی جو جگہیں ہیں اپنے اپنے مداروں میں یہ جو سب سیارے چل رہے ہیں یہ بھی اللہ تعالیٰ نے قائم رکھا ہے تو مختلف انداز میں اللہ تعالیٰ اس کو بیان کرتے ہیں اور یہاں پر بھی اگر آپ غور کریں تو یہاں پر سماوات کہا گیا ہے سماوات کے کیا معنی ہیں جب یہ بلندی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے تو ہر وہ چیز جو ہمارے سر سے اوپر ہے اس کو سماء کہیں

گے اوراگر اوپر والی چیز سماء ہے تو پھر نیچے والی چیز کیا ہے؟ **الْأَرْضِ** ہے ؟ زمین پستی کو کہتے ہیں اور زمین نیچے کو بھی کہتے ہیں ایک ہی چیز اپنے سے پست کے لئے سماء بھی ہے اور وہی چیز اپنے سے بلند کے لئے **أَرْض** ہے ہماری زمین **أَرْض ہے** تو پہلا آسمان اس کے مقابلے میں پہلا سماء ہے اور یہی پہلا آسمان دوسرے آسمان کے مقابلے میں کیا ہے؟ **أَرْض** ہے، خود وہ سماء ہے اور نیچے والے کے لئے وہ **أَرْض** ہے، سمجھ آگئی؟ کہ تیسرا آسمان دوسرے آسمان کے لئے کیا ہے؟ **أَرْض** ہے اور اوپر چلے جائیں تو کیا ہے سماء ہے تو یہاں پہ آپ یہ نکتہ بھی سمجھ سکتی ہیں کہ ایک ہی چیز اپنے سے پست چیز کے مقابلے میں سماء ہے اور وہی چیز اپنے سے بلند چیز کے مقابلے میں **أَرْض** ہے۔ آپ یہ بھی کہہ سکتے ہیں دوسرے آسمان کے لئے پہلا آسمان **أَرْض** ہے تیسرے آسمان کے مقابلے میں دوسرا آسمان اس کی **أَرْض** ہوا۔ تو اس طرح سات آسمانوں کے مقابلے میں سات زمینیں بھی وجود میں آگئیں۔ **اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ** (12- سورت الطلاق) اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان اور ویسی ہی زمینیں پیدا کی تو سورت نمبر 65 آیت نمبر 12 تو یہاں پر بھی اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ **خَلَقَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا** اس نے آسمانوں کو پیدا کیا بغیر ستونوں کے جو تم کو نظر آئیں ۖ**وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ** اس نے زمین میں پہاڑ جما دیئے۔ زمین میں پہاڑ اللہ تعالیٰ نے کیوں رکھے؟ **رَوَاسِيَ** اس کا مادہ کیا ہے (**رَ س و**)اس کا مطلب ہے کسی کو گاڑ دینا اور ایسے پہاڑ کو **رَوَاسِيَ** کہتے ہیں جس کے تین حصے زمین کے اندر ہیں اور ایک حصہ اوپر ہے جیسے کیل ہوتا ہے کیل کا صرف چھوٹا سامنہ آپ کو نظر آرہا ہوتا ہے لیکن سارا کیل آپ دیکھیں وہ دیوار کے یا زمین کےاندر ہوتا ہیں **وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ** زمین میں پہاڑ جما دیئے **أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ** کہ وہ تمہیں لے کر ڈھلک نہ چائیں اس کے معنی کیا ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر پہاڑوں کو اس لئے رکھ دیا تاکہ پہاڑوں کی وجہ سے زمین قائم رہے۔ کیونکہ پہاڑ زمین پر اس طرح بھاری بوجھ بن جاتے ہیں کہ زمین اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتی، زمین حرکت نہیں کر سکتی تو خود ہی کہہ دیا کہ **أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ** کہ کہیں وہ تمہیں لے کر ڈھلک نہ جائیں **وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ ۚ** اس میں ہر طرح کے جانور زمین میں پھیلا دئیے **وَبَثَّ مَبْثُوث** ہے نا آپ پڑھ ہی چکی پھیلا دینا، بکھیر دینا تو یہاں پر پھر اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بکھیر دئیے ہیں **مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ** ہر طرح کے جانور دَابَّ کسے کہتے ہیں (**دَ ب ب**) رینگ کر چلنے والا، حرکت کرنے والا تو اللہ تعالی نے ایک طرف زمین پر پہاڑ رکھے تاکہ زمین اِدھر اِدھر ڈولے نا اور آپ نے بھی کبھی کسی جہاز پر سفر کیا ہو یا کشتی پر پھر جب ساحل پر جہاز آتے ہیں تو کیا کیا جاتا ہے جہازوں کو باندھ دیا جاتا ہے، لنگر انداز کیا جاتا ہے تو کیوں ان پر لنگر ڈالے جاتے ہیں تاکہ جہاز ڈولے نہیں، تاکہ جہاز اِدھراُدھر نہ ہو جائے جہاز ڈول رہے ہوں تو کوئی سفر نہیں کر سکتا بیٹھ نہیں سکتا۔ اب اسی طرح اللہ تعالی نے پہاڑوں کو زمین پر رکھا ہے تاکہ زمین ڈول نہ سکے پھر کیا کیا اللہ تعالی نے کہ زمین پر ہر طرح کے جانور یہاں پہ **كُلِّ دَابَّةٍ ۚ** سے مراد کیا ہے انواع و اقسام کے جانور ہیں انسان انہیں کھاتا بھی ہے سواری بھی کرتا ہے وزن اپنا ان پر لاتا ہے اور پھر زینت اور آرائش کے لئے بھی جیسے گھریلو جانور کے طور پر بھی انسان رکھتا ہے۔ یہ میرے پاس ایک کتاب ہے اور اِس پہ آپ دیکھیں کہ کتنے خوبصورت خوبصورت حشرات الارض ہیں یا پھر مختلف طرح کے جو اللہ تعالی نے زمین پر چلنے والی، اُڑنے والی مختلف چیزیں بنائی ہیں ایسی عجیب عجیب ان کی ساخت ہے کہ آپ دیکھیں تو پہروں بیٹھ کر ان کو دیکھتی رہیں۔ آپ مچھلیوں کو دیکھیں، آپ ٹڈے کو دیکھیں آپ اس کے علاوہ خاردار پیٹھ والی ستارہ مچھلی کو دیکھیں اور بعض مچھلیاں ایسی ہیں کہ ان کی دم پر آنکھیں ہوتی ہیں دوسری مچھلیاں جو اس کے آس پاس ہوتی ہیں اس کے قریب نہیں آتی کیونکہ دم میں موجود اس کی آنکھیں انہیں یہ تاثر دیتی ہیں کہ وہ جاگ رہی ہیں اور وہ پیٹھ سے ہی حملہ کر

دیتی ہے دوسروں کو پتہ چلتا ہے کہ یہ پیٹھ ہے تو دوسری جو مچھلی ہے وہ گویا کہ گمراہ ہو جاتی ہے۔ آپ یہ دیکھیں بعض ایسےپرندے ہیں کہ انکا رنگ درختوں کا پتوں جیسے ہی ہے پتہ ہی نہیں چلتا وہ اپنی حفاظت کرتے ہیں۔ تو آپ کبھی کبھی بیٹھ کر یہ سارا کام کیا کریں اس کا مقصد کیا ہے کہ انسان اپنے آپ کو اللہ کے قریب کرے ایک دنیا ہے جس کو اللہ تعالی نے آباد کیا ہے اور اب تو ہر روز آپ یاہو پہ چلے جائیں آپ گوگل پہ چلے جائیں اور آپ دیکھیں گی کہ بہت سے نئے جانور نئے پرندے نئے حشرات جو اب تک دنیا میں لوگوں کو نہیں پتہ تھا اور اب پتہ چلا ہیں یہ عجیب عجیب چیزیں کس نے بنائی اللہ تعالی نے **وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً** اور اس نے نازل کیا آسمان سے پانی **مَاءً** کے معنی کیا ہیں؟ بارش کے۔ کہ اس نے آسمان سے پانی برسایا، بارش برسائی **فَأَنْبَتْنَا فِيهَا** پھر اس میں اگائیں۔ کس میں اگائیں **فِيهَا** زمین میں **مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ** زمین میں قسم قسم کی **كَرِيمٍ** عمدہ چیزیں اگائیں **زَوْجٍ** کے دو معنی آپ پڑھ چکی ہیں جوڑا جوڑاً بھی ہے کہ ایک پودا دوسرے پودے کے لئے جوڑا ہے اور دوسرے معنی کیا ہوتے ہیں **زوج** کے؟ صنف کے ہوتے ہیں، قسم کے ہوتے ہیں، تو یہاں پر صنف کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے غلے اور میوے پیدا کیے اور جو میوے اور غلے پیدا کیے ان کی صفت کیا تھی؟ **كَرِيمٍ** کے معنی کیا ہیں؟ کثرت منافع کی طرف بھی اشارہ ہے اور حسنِ رنگ کی طرف بھی اشارہ ہے۔ رنگا رنگی ہے آپ ایک گلاب کو لے لیں کتنے رنگ ہیں گلاب کے سفید ہے اور زرد ہے سرخ ہے گلابی ہے مختلف رنگ ہیں گلاب کے طرح طرح کے رنگ ہیں تو اللّٰہ تعالی نے **مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ** زمین میں قسم قسم کی عمدہ چیزیں اگا دیں تو گویا کہ اللہ رب العزت لوگوں کو بتا رہے ہیں کہ تم دیکھو تو کہ ایک طرف جاندار ہیں اور کہتے ہیں کہ جانداروں کی اب تک دس لاکھ قسموں کا علم انسان کو ہو چکا ہے اور اس طرح دو لاکھ کے لگ بگ نباتات کا پتہ چل چکا ہے دو لاکھ نباتات ہیں تو جب اتنی زیادہ ان کی قسمیں ہیں اور پھر جانداروں کی طرح نباتات پودے اور درخت ان کے اندر بھی جوڑے جوڑے ہوتے ہیں ایک تو ہے قسم قسم تو خالی زوج کو اگر آپ پڑھیں تو ایک تو قسم قسم کے معنی میں اور دوسرا یہ کہ جوڑے جوڑے کے معنی میں تو کہا ہے کہ یہ اللّٰہ تعالی کی قدرت کے عجائبات ہیں یہ اللّٰہ کی نشانیاں ہیں تو اہل مکہ کیا کہتے تھے رسول اللہ کو کوئی معجزہ کیوں نہیں دکھاتے کوئی معجزہ دکھاؤ تو ہم ایمان لائیں تو اللّٰہ تعالی کائنات کے بکھرے ہوئے معجزوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ تم دیکھو کہ یہ سارا کچھ کس نے بنایا **مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ** آپ کبھی ایک لمحے کو غور تو کریں آپ باہر جائیں اور آپ دیکھیں آسمان کو کہ نیلی چھت ہے اتناً بڑا آسمان اور اس کے ستون بھی نہیں ہے ایک عمارت جتنی بڑی ہوگی نا اتنے مضبوط اس کے ستون بنائے جاتے ہیں آپ نے حرم دیکھا ہے کتنے بڑے بڑے موٹے موٹے ستون ہیں آپ نے مسجد نبوی دیکھی ہے آپ نے بادشاہی مسجد دیکھی ہے آپ نے فیصل مسجد جو اسلام آباد میں ہے وہ دیکھی تو جتنی بڑی مساجد ہیں یا عمارتیں ہیں اتنے بڑے بڑے ستون ہوتے ہیں اتنی بڑی نیلی چھت آسمان کی اور آپ دیکھیں کہیں کوئی ستون نظر نہیں آتا اور اگر وہ ستونوں پر قائم بھی ہیں تو ایسے جو ہمیں نظر نہیں آتے تو ایک طرف آپ آسمان کو دیکھیں پھر دوسری طرف آپ زمین میں پہاڑوں کو دیکھیں ضرور کسی دن اس آیت پر آپ غور کریں کسی ایسی جگہ پر جا کر کھڑے ہوں جہاں پہ آپ کو نیلا آسمان نظر آتا ہے دوسری طرف آپ کو پہاڑ زمین میں نظر آرہے ہیں اور تیسری طرف جانور ہیں کہ زمین میں طرح طرح کے پھیلے ہوئے ہیں اور چوتھی طرف کیا ہے کہ طرح طرح کی نباتات ہے آپ گاڑی میں جا رہی ہوں تو آپ ضرور اس آیت پر عملی مشاہدہ کریں اور پھر دیکھیں کہ آپ کے دل پر اللّٰہ کی ہیبت آرہی ہوتی ہے اللّٰہ کی کبریائی، اللّٰہ کی عظمت کا آپ کا دل اعتراف کرے گا اور جب انسان اللّٰہ کی نعمتوں کو دیکھتا ہے تو اللّٰہ کے آگے جھک جاتا ہے اور پھر

طرح طرح کے پودے، طرح طرح کے نباتات، عجیب عجیب طرح کے پہاڑ اللہ تعالیٰ کہتا ہے یہ اللہ کی تخلیق ہے   اللہ نے بنایا

آیت نمبر 11۔ هَٰذَا خَلْقُ ٱللَّهِ فَأَرُونِى مَاذَا خَلَقَ ٱلَّذِينَ مِن دُونِهِۦ ۚ بَلِ ٱلظَّٰلِمُونَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ
ترجمہ۔ یہ تو ہے اللہ کی تخلیق، اب ذرا مجھے دکھاؤ، ان دوسروں نے کیا پیدا کیا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ ظالم لوگ صریح گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں

هَٰذَا خَلْقُ ٱللَّهِ فَأَرُونِى اب ذرا مجھے دکھاؤ تو سہی **فَأَرُونِى** مجھے دکھاؤ **مَاذَا خَلَقَ** کیا پیدا کیا ہے **ٱلَّذِينَ** ان لوگوں نے جنہوں نے **مِن دُونِهِۦ** اس کے سوا ، اللہ کے سوا ان دوسروں نے کیا پیدا کیا ہے جن ہستیوں کو تم اپنا معبود بنائے بیٹھے ہو جنہیں تم اپنی قسمتوں کا بنانے اور بگاڑنے والا سمجھتے ہیں انہوں نے بھی کچھ کیا ہے **بَلِ ٱلظَّٰلِمُونَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ** اصل بات یہ ہے کہ یہ ظالم لوگ صریح گمرائی میں پڑے ہوئے ہیں یہ ظلم کر رہے ہیں اور ظلم کسے کہتے ہیں شرک کرنا اور کسی چیز کو اس کی صحیح جگہ پر نہ رکھنا تو یہ لوگ کیا کرتے ہیں شرک کرتے ہیں تو یہ سبق ہمیں کیا بتا رہا ہے کہ توحید اختیار کی جائے اور آخرت کی تیاری کی جائے محسنین میں شامل ہوا جائے اور جو محسن ہوں گے وہی مفلحون میں شامل ہوں گے اور مفلحون میں شامل ہونے کے لئے ضروری ہے کہ عملی طور پر تیاری کی جائے۔ لہو الحدیث کو چھوڑ کر احسن الحدیث کو اختیار کیا جائے اور عقائد کے ساتھ ساتھ عبادات کی طرف توجہ کی جائے ورنہ پھر کیا ہے کہ انسان ظلم کرنے والوں میں شامل ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق دے کیونکہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے **بَلِ ٱلظَّٰلِمُونَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ** کہ ظالم لوگ صریح گمراہی میں ہیں تو جس کو اللہ گمراہ کہہ دے پھر کیا اس کے گمراہ ہونے میں کوئی شک ہو سکتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ہم سب کو حسنِ عمل کی توفیق عطا کرے آمین
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ نَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ إِلَيْكَ